تقریر

عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی

کہیں تبلیغ کرنی ہو یا پھر تعلیم دینی ہو
ہو کرنی تربیت یا پھر اشاعت دین کرنی ہو
یہ ہر شعبے میں اپنے ہنر کا جوہر دکھاتی ہیں
جگر کے ٹکڑے اور سہاگ تک اپنے گنواتی ہیں

آج میری گزارشات کا عنوان لجنہ کا ماٹو **عورتوں کی تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی**۔ ہے

پیاری بہنو! جس طرح ایک گاڑی اس وقت تک ٹھیک نہیں چل سکتی جب تک اس کے دونوں پہیے بالکل درست نہ ہوں اور اگر خفیف سا نقص بھی کسی ایک پہیہ میں پایا جائے تو ایسی گاڑی اچھی طرح چل نہیں سکے گی۔ بعینہٖ یہی حال دنیا میں مرد و عورت کا ہے۔ جب تک یہ دونوں دنیائے عمل میں قدم بقدم اور پہلو بہ پہلو نہ چلیں ان کا ترقی کے زینہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ بلکہ جس طرح گاڑی کے ایک طرف کا پہیہ ناقص ہو کر دوسری طرف کے پہیے کے چلنے میں بھی روک ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح اگر عورت ترقی کے میدان میں چلنے کے قابل نہ ہو تو مرد کے ترقی کرنے میں روک ہو گی۔

یہ ازلی قانون قوموں اور ملکوں اور خاندانوں میں یکساں طور پر چلتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کی تعلیم و تربیت پر خاص زور دیا ہے۔ علاوہ اس کے کہ عورت مرد کے کام میں بہت سی سہولت کا باعث بن سکتی ہے۔ عورت کی گود آئندہ نسل کا گہوارہ بھی ہے۔ پس اگر عورتیں اچھی تربیت یافتہ نہ ہوں تو اولاد بھی اچھی اور قابل نہ ہو گی اور جب اولاد اچھی نہ ہوئی تو قوم پروان کس طرح چڑھے گی۔

پیاری بہنو! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ اگر پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ گویا خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جب تک تم اپنی اصلاح نہ کر لو ہمارے مبلغ خواہ کچھ کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔“

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 391)

حضور رضی اللہ عنہ عورتوں کو مخاطب کر کے مزید فرماتے ہیں:

”یہ کام ہمارے بس کا نہیں بلکہ یہ کام تمہارے ہی ہاتھوں سے ہو سکتا ہے۔ جب تک ہماری مدد نہ کرو اور ہمارے ساتھ تعاون نہ کرو اور جب تک تم اپنی زندگیوں کو اسلام کے فائدہ کے لیے نہ لگاؤ گی اس وقت تک ہم کچھ نہیں کر سکتے۔“

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 392)

پیاری بہنو! آپؓ نے احمدی مستورات کی مذہبی، تعلیمی، ذہنی، فکری اور عملی ترقی کے لئے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ آپؓ نے مستورات کو بتلایا کہ وہ بھی بنی نوع انسان کا ایک جزو لاینفک ہیں اور قوموں کی ترقی و تنزل میں ان کا بھی ہاتھ ہے۔ عورت کی گود آئندہ نسل کا گہوارہ ہے اگر عورتیں نیکی و تقویٰ میں آگے بڑھنے والی ہوں گی تو اولاد بھی نیکی و تقویٰ پر چلنے والی

والی ہو گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ کی تعلیم و تربیت کے لیے جو لائحہ عمل اور اس عالمگیر تحریک کے لیے جو اغراض و مقاصد وضع فرمائے ہیں ان سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دل میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کا جذبہ کس قدر موجزن تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کے لئے جو نصب العین اور اغراض و مقاصد بیان فرمائے ان میں یہ امور بھی شامل تھے کہ

- اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔
- اس امر کی ضرورت ہے کہ جلسوں میں اسلام کے مختلف مسائل خصوصاً ان پر جو اس وقت کے حالات کے متعلق ہوں مضامین پڑھے جائیں اور وہ خود اراکین انجمن کے لکھے ہوں تاکہ اس طرح علم کے استعمال کرنے کا ملکہ پیدا ہو۔
- اس امر کی ضرورت ہے کہ علم بڑھانے کے لئے ایسے مضامین پر جنہیں انجمن ضروری سمجھے اسلام کے واقف لوگوں سے لیکچر کروائے جائیں۔

پیاری بہنو! لجنہ اماء اللہ نے جماعت کی علمی ترقی میں جو کردار ادا کیا اس کی ایک جھلک یوں ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی پہلی رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ 1924ء کے مطابق قادیان میں چار درس گاہیں کھولی گئیں پھر ان درسگاہوں میں پڑھنے والی آگے پڑھانا شروع کر دیتیں۔ اس طرح قادیان میں ایک تعلیمی انقلاب آگیا۔ گھر گھر میں قرآن پاک تو پہلے بھی پڑھایا جا رہا تھا اب باقاعدہ تعلیمی کوائف جمع کیے گئے۔ بڑی عمر کی عورتوں کو بھی اردو پڑھنا اور دستخط کرنا سکھایا گیا۔ اس طرح تعلیم بالغاں کے لیے ایک ایک ممبر کے ذمے ایک خاتون کو پڑھانے کا کام سونپ دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 17/ مارچ 1925ء کو دارِ مسیح میں باقاعدہ سکول کا افتتاح فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا:
"یہ مدرسہ میرا ایک علمی درخت ہے۔ مجھے مدرسہ خواتین سے خاص طور پر محبت ہے اور میں اس مدرسہ کے لیے تڑپ رکھتا ہوں کہ جس غرض کے لیے جاری کیا گیا ہے وہ پوری ہو یعنی استانیاں تیار ہوں جو اعلیٰ نسلوں کی تربیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر سکیں۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 191)

پہلے یہ سکول پرائمری تھا۔ پھر مڈل تک بڑھا دیا گیا۔ 1931ء میں پہلی دفعہ لڑکیاں انٹرنس کے امتحان میں شریک ہوئیں۔ 1936ء میں اس سکول میں عام مروجہ تعلیم رکھ کر اس کے بعد دو طرح کے نصاب رائج کیے گئے۔ ایک میں مروجہ تعلیم دوسرے میں دینیات اور سلسلہ کا لٹریچر پڑھایا جاتا۔

(استفادہ از سلسلہ احمدیہ صفحہ 380)

پیاری بہنو! حضورؓ نے فروری، مارچ 1923ء میں لجنہ میں تین لیکچر دیے جن میں علم کی 82 اقسام گنوائیں۔ یہ محیر العقول تفصیل اس غرض کے لیے تھی کہ خواتین اپنے ذوق کے مطابق مضمون کا انتخاب کر لیں۔

حضورؓ طالبات کا بہت خیال رکھتے اور خاص شفقت سے پیش آتے۔ ان کی تعلیمی کاوشوں کو سراہتے۔ آپؓ بنفس نفیس ان کو پڑھاتے اور سلسلے کے جید علمائے کرام کو معلم مقرر فرماتے تھے جو ان طالبات کو پڑھا کر مستقبل کی معلمات تیار کر رہے تھے۔ آپؓ کے ذہن میں عورتوں کو تعلیم دینے کے بہت سے منصوبے تھے۔

خواتین کی علمی و ادبی صلاحیتوں کو جلا دینے کے لیے ایک رسالہ مصباح 15/ دسمبر 1926ء کو جاری کیا گیا۔ 16/ ستمبر 1927ء کو امۃ الحیٔ لائبریری قائم کی گئی۔ حضرت سیدہ ام طاہرؓ اس کی انچارج تھیں۔

احمدی مستورات نے علمی اور عملی میدان نہایت تیزی اور عمدگی سے طے کیے۔

لجنہ اماء اللہ کے ابتدائی نصاب اور موجودہ نصاب کا موازنہ کریں تو حیرت ہوتی ہے کہ ہم اس مقام پر کیسے پہنچ گئیں۔ کیسے اتنے بڑے بڑے پروگرام ہو رہے ہیں۔ سب سے بڑا کام مجلس مشاورت کا انعقاد ہے جہاں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات شامل ہو کر مستفید ہوتی ہیں۔ جلسے اور اجتماعات، اجلاسات، تربیتی تعلیمی کلاسز، نمائش کا انتظام غرض کہ ماشاء اللہ مستورات ہر کام میں فعال ہیں۔

1923ء اور 1924ء میں لجنہ کو صرف کلمہ باترجمہ، نماز سادہ، یسرنا القرآن اور باترجمہ نماز کی طرف توجہ دلائی جاتی تھی اور جن کو آتا تھا ان کو زیادہ تعلیم دی جاتی تھی۔ جو عورتیں بیعت کرنے آتی تھیں ان کو کلمہ تک نہیں آتا تھا۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 128)

پیاری بہنو! حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے عورتوں کے لیے پرائمری کی تعلیم لازمی قرار دی اور فرمایا:

"اگلے سال کے لئے یہی تجویز رکھی جاتی ہے کہ ہر جماعت اس امر کی پابند ہو کہ اس کی تمام عورتوں کو نماز باقاعدہ آتی ہو۔ یعنی وضو کرنا نماز کی حرکات، نماز کے الفاظ پورے طور پر آتے ہوں۔ ابھی ہم ترجمہ کی شرط نہیں لگاتے ہاں جو پڑھ سکیں نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہے۔ مگر نماز اور اس کے قواعد کلمہ اور اس کے معنی ضرور ہر احمدی عورت کو سکھا دیں۔

(تاریخ لجنہ جلد اول صفحہ 139)

یہ 1924 کی مجلس مشاورت کے وقت نصاب متعین کیا گیا تھا جبکہ اب موجودہ دور میں نصاب کی تفصیل بیان کریں تو الحمدللہ مستورات کارکردگی اور ترقی پر نازاں و فرحاں ہیں۔ یہ نصاب اب مکمل ترجمۃ القرآن تک پہنچ چکا ہے۔ مکمل باترجمہ نماز، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، احادیث اور مقالہ نویسی وغیرہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ ہر سال کوئی نہ کوئی سورۃ حفظ کے لیے مقرر کر دی جاتی ہے۔ جس میں لجنہ اماء اللہ شوق سے حصہ لیتی ہیں اور یاد کر کے سناتی ہیں۔ اسے اجتماع کے موقع پر باقاعدہ مقابلہ میں شامل کیا جاتا ہے اور پوزیشن لینے والی ممبراتِ لجنہ کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی لجنہ اماء اللہ کی ایک بہت بڑی خدمت قرآن ہے کہ اس نے لجنہ کو حفظ کرنے کی تحریک کی کہ وہ اپنے سینے اس نور سے روشن کریں تاکہ دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے ترجمہ کرنے میں بھی احمدی مستورات نے اہم کردار ادا کیا۔

پیاری بہنو! مسز ناصرہ زومان آپ ایک ڈچ خاتون تھیں۔ خود قرآن مجید کی برکت سے احمدیت میں داخل ہوئیں۔

1945ء میں لندن میں ایک Translation Bureall نے قرآن مجید کے آخری 300 صفحات کے ترجمہ کے لیے آپ کی خدمات حاصل کیں جو کہ آپ کے لئے ایک عیسائی خاتون ہونے کی وجہ سے بہت مشکل بلکہ ناممکن ہی تھا۔ کیونکہ نظریات کا فرق بہت تھا۔ لیکن بعد میں آپ کو صرف تین سو صفحات ہی نہیں بلکہ پورے قرآن مجید کے ترجمہ کی سعادت مل گئی۔

ایک جرمن احمدی خاتون محترمہ قانتہ خان کا ایک عظیم الشان کارنامہ سویڈش زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہے جو رہتی دنیا تک ان کا نام زندہ رکھے گا اور ان کے لیے قیامت تک ثواب کا موجب بھی ہوگا۔

(محسنات صفحہ 52)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جامعہ نصرت کے سائنس بلاک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

"اے میری عزیز بچیو! بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے آپ پر۔ آپ نے پوری کوشش سے دنیوی علوم حاصل کرنے ہیں اور کسی سے بھی علم میں پیچھے نہیں رہنا۔ مگر آپ کی ہر کوشش کی جہت ایسی ہونی چاہیے جو آپ کو خدا کے قریب کر دے نہ کہ اس سے دور لے جانے کا موجب ہو۔ آپ کا زاویہ نگاہ درست ہونا چاہیے۔ اگر آپ کی نگاہ کے شیشے میں کوئی نقص نہ ہوگا تو آپ خدا تعالیٰ کی ہر خلق اور ہر چیز میں اس کے حسن و احسان کے جلوے دیکھ سکتی ہیں۔ کیونکہ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ہر دن جو چڑھتا ہے اس میں ہم اپنے خدا کے نئے سے نئے جلوے دیکھ سکتے ہیں۔ آپ نے صرف خود ہی حقیقی علم و عرفان حاصل نہیں کرنا بلکہ دنیا کے بچوں کو بھی علم سکھانا ہے۔ پس بڑی ذمہ داری ہے جو آپ پر عائد ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ آپ

ذمہ داری کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق پائیں۔ پس اپنے زاویہ نگاہ کو درست رکھتے ہوئے علم سیکھو اور بڑھ چڑھ کر سیکھو اور پھر اسے دنیا میں پھیلاؤ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے وارث بنتے چلے جاؤ‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 28 صفحہ 43)

جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انعامات اور میڈل لینے کے لئے احمدی بچوں اور بچیوں کی لمبی قطاریں جماعت کی علمی ترقی کی غماز ہیں۔

پیاری بہنو! کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے اس کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حقیقی طور پر خدا کی خدمتگار کنیزوں کی تنظیم بن سکیں اور ہماری جان اور ہمارے اموال، ہماری اولادیں اور ہمارے جذبات، ہماری کوششیں اور ہمارے احساسات ہمیشہ جماعت کی ترقی کے لئے وقف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علمی ترقی عطا کرے تا ہم ہر لحاظ اور ہر معنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سر سبز شاخیں ثابت ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

طالب دعا

(حنیف احمد محمود۔ برطانیہ باتعاون زاہد محمود)

٭٭٭٭